محمد عمر فاروق

افغانستان پر پابندیاں اور امریکہ کے اصل اہداف

روسی استعمار کے تحلیل ہو جانے کے بعد امریکہ عالمی غنڈہ گردی کے منصب خبیثہ پر بلا شرکتِ غیرے براجمان ہو چکا ہے۔ فتنہ وفساد اور قتل و غارت گری کے ذریعے دنیا پر تسلّط و حکمرانی اس کا دیرینہ خواب ہے۔ لیکن اب امریکہ بخوبی جان چکا ہے کہ اس کے نو آبادیاتی عزائم کی راہ میں امتِ مسلمہ کے جذبۂ جہاد سے سرشار جوانوں کی ان گنت تعداد آہنی دیوار بنتی جا رہی ہے۔ جسے امریکی دانشور دو تہذیبوں یعنی اسلام اور عیسائیت کی جنگ بھی قرار دے رہے ہیں۔ اسی لیے امریکہ اسامہ بن لادن، اور افغانستان کی طالبان حکومت کے پردے میں عالم اسلام کو کچل دینے کے درپے ہو گیا ہے بے خوف افغان مسلمانوں اور شیر صفت شیخ اسامہ بن لادن کا جرمِ بے گناہی صرف اور صرف یہی ہے کہ انہوں نے ملتِ اسلامیہ کو جہاد کا بھولا ہوا سبق یاد دلا دیا ہے اور ان کی جان توڑ کوششوں اور لہو رنگ مساعیوں سے دنیا کے ہر کونے میں اسلام کے نام لیوا اپنے عزم بلاخیز کفر کے خلاف سینہ سپر ہو چکے ہیں جن سے بوکھلا کر کفریہ طاقتوں کے سرپرست امریکہ نے جہادی سرگرمیوں کی جائے آغاز افغانستان پر اقوام متحدہ کے ذریعے اقتصادی پابندیاں عائد کر دی ہیں۔

ان پابندیوں کے تباہ کن اثرات صرف افغانستان پر ہی نہیں بلکہ پاکستان اور ایران پر بھی مرتب ہوں گے۔ ایران اور پاکستان اگلے امریکی اہداف ہیں۔ خصوصاً پاکستان کی ایٹمی حیثیت امریکہ اور اس کے حواریوں کے سینے میں کانٹا بن کر چبھ رہی ہے۔ پاکستان کو ایٹمی قوت سے محروم کرنے اور ملک میں سیاسی خلفشار کے شیطانی منصوبوں کو پروان چڑھایا جا رہا ہے اور ملک کو معاشی طور پر بیرونی سودخور عالمی مالیاتی اداروں کا محتاج بنانے کے لیے سخت شرائط پر قرضوں کا اجراء اسی صیہونی و نصرانی سازش کی ایک کڑی ہے امریکہ اور روس جیسے ایک دوسرے کے پرانے دشمن اسلام کی قوت سے خائف ہو کر ایک جان ہو چکے ہیں۔ انہیں خوف ہے کہ افغانستان میں اسلامی حکومت کا استحکام وسطی ایشیاء میں کسی نئی اسلامی ریاست کے قیام کا سبب بن سکتا ہے۔

عالم اسلام اس وقت جانکنی کے عالم میں ہے۔ کفریہ طاقتیں امتِ مسلمہ کو صفحۂ ہستی سے نابود کر دینے کے درپے ہیں۔ مشرق وسطیٰ میں عربوں سے اسرائیل کی حاکمیت و بالادستی کو منوانے کے لیے امریکی و یورپی سفارت کاروں نے اپنی نیندیں حرام کر رکھی ہیں۔ تاکہ اسرائیل کو تمام خطرات سے آزاد کرا کے دنیائے عرب کو اس کے

آ گے سرنگوں کر دیا جائے۔ شرقِ اوسط میں امریکی فوجوں کی موجودگی مستقبل میں کسی بڑے خطرے کے رونما ہونے کی خبر دیتی ہے۔ اس پر بھی اور اس کے حلیف مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دینے کے لیے پورے زور وشور سے پروپیگنڈا مہم چلا رہے ہیں۔ کشمیر میں ہندو بنیے کا ظلم، چیچنیاء میں روس کا جبر واستبداد، فلسطین میں اسرائیل کی خون آشامی اور الجزائر میں خونِ مسلم کی ارزانی ''مہذب'' دنیا کو دہشت گردی محسوس نہیں ہوتی۔ بلکہ اپنے دفاع میں لڑنے والے مظلوم ومسلمان ہی دہشت گرد ٹھہرائے جا رہے ہیں۔ سوڈان اور افغانستان کے شہریوں پر پھینکے جانے والے امریکی میزائل کیا دہشت گردی کے زمرے میں نہیں آتے؟ عراق کے معصوم شہریوں پر ناروا پابندیاں کن انسانی حقوق کے تحفظ کی مظہر ہیں اور لیبیا پر برسوں سے عائد پابندیاں کس انصاف کی غماز ہیں؟

اقوام متحدہ کا جانبدارانہ کردار اب ڈھکی چھپی بات نہیں رہی۔ اب اقوام متحدہ مکمل امریکی کنیز بن چکی ہے۔ بوسنیا میں سربوں نے ظلم ودرندگی کا جو بازار گرم کیا، وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ لیکن اقوام متحدہ نے یہ سب کچھ جانتے بوجھتے ہوئے بھی کوسوو میں نیٹو افواج داخلے کے بعد سربیا کو جنگی نقصانات کی تلافی کے لیے کروڑوں ڈالر کی امداد مہیا کی۔ جبکہ سابق امریکی صدر بل کلنٹن نے صدارت کے آخری دنوں میں سربیا پر عائد بین الاقوامی پابندیاں بھی ختم کر ڈالیں دوسری طرف افغانستان پر پابندیاں لگتے ہی امریکہ اور یورپ کے 74 امدادی ادارے یکلخت افغانستان سے نکل گئے۔ جہاں خشک سالی سے پانچ لاکھ افراد بے گھر ہو چکے ہیں اور اقوام متحدہ کے نمائندے ایرک ڈی مل کے مطابق ان تازہ پابندیوں سے صرف تین دنوں میں پانچ سو افراد جاں بحق ہوئے''۔ اور اموات کا یہ سلسلہ پھیلتا جا رہا ہے لیکن عالمی ضمیر کے بے ضمیر دعویداروں کے دلوں میں افغانی مسلمانوں کی حالتِ زار پر کوئی بھی انسانی جذبۂ ہمدردی انگڑائی نہیں لیتا۔ اس کی وجہ صرف اور صرف یہی ہے کہ افغانستان کے غیرت مند فرزندانِ اسلام نے اللہ کی مطلق العنانیت اور حاکمیتِ اعلیٰ کے سوا کسی دوسرے کو حاکمِ مطلق ماننے سے انکار کیا ہے امریکی سرکار شاید افغانستان کی تاریخ سے واقف نہیں ہے کہ اس سے کہیں پہلے برطانوی استعمار نے افغانستان کو نیست ونابود کرنے کی کوشش کی، لیکن انہیں خود کفِ افسوس ملتے ہوئے برعظیم سے بوریا بستر باندھ کر جانا پڑا بعد ازاں روسی سرخ عفریت افغانستان پر قبضے کی خواہش میں اپنے ہی زخم چاٹنے پر مجبور ہو گیا۔ اور اب امریکہ افغان انقلابیوں کے فولادی وجود سے ٹکرانے کے درپے ہے۔ بہت جلد اسے بھی ناکامی ونامردی کا سامنا کرنا پڑے گا اور پھر دنیا گلوبل ولیج اور نیو ورلڈ آرڈر کے امریکی خواب مٹی میں ملتے دیکھے گی۔ بعض کوڑھ مغز اور کور بصر دانشوروں کے نزدیک ہم فقیروں کی یہ بات مجذوب کی بڑ ہوگی۔ لیکن آنے والے ایام میں اس کا فیصلہ تاریخ کی میزان پر ہو کر رہے گا۔ (انشاءاللہ)

علاوہ ازیں عالم اسلام کے لیے بھی یہ فیصلہ کن موڑ ہے کہ اب جبکہ عالم کفر اسلام کے خلاف ایکا کر چکا ہے اپنی صفوں کو مضبوط کر کے ملّت اسلامیہ اپنے ناقابلِ تسخیر ہونے کا مظاہرہ کر سکتی ہے اور دنیا کی امامت وتاجوری پھر سے اس کا مقدر بن سکتی ہے۔